



## سوال

کنوارہ پن کی مذمت میں وارد سب احادیث باطل ہیں

## جواب

الحمد للہ

اول:

صحیح احادیث میں شادی اور نکاح کی رغبت دلائی گئی ہے، اور کتاب و سنت میں بھی اس کے شواہد بکثرت موجود ہیں کیونکہ شادی میں ظاہری طور پر فضیلت اور بہت سارے محاسن و اوصاف پائے جاتے ہیں، اس کی تفصیل اور شرح ہماری اسی ویب سائٹ پر بہت سارے سوالات کے جوابات میں بیان ہو چکی ہے

شادی کی ترغیب میں وارد احادیث میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث بھی شامل ہے:

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"تین آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آئے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق دریافت کیا، اور جب انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق بتایا گیا تو گویا انہوں نے اسے کم سمجھا اور وہ کہنے لگے:

کہاں ہم اور کہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تو اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے گئے ہیں

ان میں سے ایک کہنے لگا: میں ساری رات نماز ادا کرتا رہوں گا

اور دوسرے کہنے لگا: میں ہمیشہ روزے ہی رکھوں گا اور چھوڑوں گا نہیں

اور تیسرے کہنے لگا: میں عورتوں سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے کبھی شادی نہیں کروں گا

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم نے ایسی ایسی باتیں کی ہیں!!

اللہ کی قسم میں تم میں سب سے زیادہ خشیت الہی رکھتا ہوں، اور تم سب سے زیادہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے والا ہوں، لیکن میں روزہ رکھتا بھی ہوں اور روزہ چھوڑتا بھی ہوں، اور نماز بھی ادا کرتا ہوں اور رات کو سوتا بھی ہوں، اور میں نے عورتوں سے شادی بھی کی ہے، چنانچہ جو کوئی بھی میری سنت اور طریقہ سے بے رغبتی کریگا وہ مجھ میں سے نہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5063) صحیح مسلم حدیث نمبر (1401).

لیکن یہ حدیث کنوارے رہنے مطلقاً شادی نہ کرنے کی مذمت میں دلیل نہیں بن سکتی، لیکن جب رہبانیت اور اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے شادی نہ کی جائے اور یہ سمجھا جائے کہ ایسا کرنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے، اور یہ گمان و اعتقاد رکھا جائے کہ شادی ترک کرنا اللہ کے قرب کا باعث ہے، اور کنوارہ شخص شادی شدہ شخص سے افضل ہے، تو اس



صورت میں یہ حدیث اسے شامل ہوگی اور وہ ان افراد میں شامل ہوگا جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برات کا اظہار کیا ہے

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"السنۃ" سے وہ طریقہ مراد ہے، نہ کہ وہ جو فرض کے مقابلہ میں ہے، اور کسی چیز سے بے رغبتی کرنا اس سے اعراض بتنے کے مترادف ہے، اور اس سے مراد یہ ہے کہ :

"جس کسی نے بھی میرا طریقہ ترک کیا اور کسی دوسرے کا طریقہ اختیار کیا تو وہ مجھ میں سے نہیں ہے، اور وہ اس طرح رہبانیت کی راہ کی طرف چل رہا ہے، کیونکہ انہوں نے ہی تشدید کی بدعت ایجاد کی ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کا وصف بیان کیا ہے، اور ان پر عیب لگایا ہے کہ انہوں نے جس چیز کے التزام کرنے کا کہا اس کی وفا نہیں کی

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تو یکسو اور صاف واضح ہے، لہذا روزہ افطار اس لیے کیا جاتا ہے کہ تاکہ روزہ رکھنے کے لیے قوت حاصل کی جائے، اور سونا اس لیے ہے کہ تاکہ رات کو قیام کی استطاعت پیدا ہو، اور شادی اس لیے کی جاتی ہے کہ شہوت کو توڑا جائے، اور نفس میں عفت و عصمت پیدا ہو، اور نسل میں کثرت پیدا ہو

قولہ :

"تو وہ مجھ میں سے نہیں"

اگر تو وہ بے رغبتی تاویل کی ایک قسم ہو تو اس شخص کو معذور خیال کیا جائیگا، تو یہاں معنی یہ ہوگا کہ وہ مجھ میں سے نہیں یعنی وہ میرے طریقہ پر نہیں ہے، اور اس سے خروج ملت لازم نہیں

اور اگر وہ اعراض و بے رغبتی اور حد سے تجاوز کرنا اس اعتقاد کی طرف لے جائے کہ اس کا عمل راجح ہے تو "فلیس منی" کا معنی یہ ہوگا کہ وہ میری ملت پر نہیں؛ ایسا اعتقاد رکھنا کفر کی ایک قسم ہے

اور حدیث میں نکاح کی فضیلت اور نکاح کی رغبت دلائی گئی ہے "انتہی

دیکھیں: فتح الباری (105/9-106).

لہذا اس حدیث میں مطلق طور پر کنوارہ بہنے کی کوئی مذمت نہیں ہے، اور خاص کر اگر کسی ضرورت یا نکاح میں رغبت نہ ہونے یا کسی بیماری وغیرہ کی بنا پر ہو

اور پھر شریعت اسلامیہ کسی ایسے شخص کی مذمت کیسے کر سکتی ہے جو شخص مذمت کا مستحق ہی نہ ہو، اور ایسے شخص کی مذمت کیسے کر سکتی ہے جو بیوی کے ساتھ رہ ہی نہ سکتا ہو کہ وہ ایک دوسرے سے مانوس ہو کر رہیں!!

عجیب بات تو یہ ہے کہ کچھ کذاب اور جھوٹے افراد نے ان افراد کی مناقضت اور مخالفت کرنے کی کوشش کی ہے جو مطلقاً کنوارہ بہنے کی مذمت کرتے ہیں، اس لیے ان افراد نے کنوارہ بہنے کی مدح ثنائی کرنے والی احادیث وضع کر لیں، اور اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ جھوٹ لگایا

حتیٰ کہ ابن قیم رحمہ اللہ اس کے بارہ میں لکھتے ہیں :

"کنوارہ بہنے کی مدح میں جتنی بھی احادیث ہیں وہ سب باطل ہیں" انتہی

دیکھیں: المنار المنفیة (177).



اس طرح آپ کو یہ علم ہو چکا ہے کہ کنوارہ بیٹے کی مذمت اس کی مدح میں کوئی حدیث صحیح نہیں، بلکہ جس حدیث میں بھی کنوارہ بیٹے کی مدح یا مذمت ہے وہ سب یا تو باطل ہیں یا پھر منکر

علماء کرام نے ان احادیث کو جمع بھی کیا ہے اور ان کی تحقیق بھی کی ہے لیکن اس میں سے کوئی بھی حدیث صحیح نہیں پائی  
امام سخاوی رحمہ اللہ کنوارہ بیٹے کی مذمت میں کچھ احادیث بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں:

"اس کے علاوہ اور بھی احادیث ہیں لیکن وہ بھی ضعف اور اضطراب سے خالی نہیں، لیکن ان پر موضوع ہونے کا حکم نہیں لگایا جاسکتا" انتہی  
دیکھیں: المقاصد الحسنة (135).

اور تذکرۃ الموضوعات میں بھی کچھ اس طرح کی کلام پائی جاتی ہے  
دیکھیں: تذکرۃ الموضوعات (125).

دوم:

اور یہ حدیث:

"تم شادی کرو وگرنہ تم شیطان کے بھائی ہو"

اور "تمہارے فوت شدگان میں سب سے رذیل اور ذلیل ترین کنوارے ہیں"

کے متعلق عرض ہے کہ: یہ دونوں احادیث عکاف بن وداۃ الحلالی کی احادیث میں سے ہیں، اور یہ جتنے بھی طریق سے بیان ہوئی ہیں سب ضعیف ہیں  
ان کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"مذکورہ سب طرق ضعف اور اضطراب سے خالی نہیں" انتہی  
دیکھیں: الاصابہ (536/4).

اور تعجیل المنفعة میں درج ہے:

"اس کا کوئی بھی طریق ضعف سے خالی نہیں" انتہی

دیکھیں: تعجیل المنفعة (20/2).

اور ابن الجوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت نہیں محدثین کا کہنا ہے کہ اس سلسلہ میں کچھ بھی صحیح نہیں" انتہی



دیکھیں: العلل المتناہیة (609/2).

اور ابو صیری رحمہ اللہ اس پر حکم لگاتے ہوئے کہتے ہیں:

"اس کی ساری اسانید ضعیف ہیں" انتہی

دیکھیں: اتحاف الخیرة المحررة

اور علامہ البانی رحمہ اللہ اس پر منکر ہونے کا حکم لگاتے ہیں

اس کے سب طرق مضطرب ہیں، یہ سب محمول دمشق پر جا کر جمع ہو جاتے ہیں، یہ شخص اہل شام کا فقیہ اور ثقہ ہے "تہذیب التہذیب (292/10) لیکن ضعف اس تک پہنچنے والی سند میں ہے، یا پھر اس شیخ اور استاد میں جس سے اس نے حدیث لی ہے:

1 یہ روایت برد بن سنان یہ ثقہ ہے راوی سے مروی ہے جو محمول عن عطیہ بن بسر الحلالی عکاف بن وادعہ الحلالی کے طریق سے ہے اس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے عکاف کیا تیری بیوی ہے؟

اس نے عرض کیا نہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تیری کوئی لونڈی بھی ہے؟

اس نے عرض کیا: نہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اور تم صحیح و تندرست اور مالدار بھی ہو؟

تو اس نے عرض کیا: جی ہاں

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو تم شیطان کے بھائی ہو، اگر تم نصاریٰ کے راہبوں میں سے ہو تو جواؤان کے ساتھ ملو، اور اگر تم ہم میں سے ہو، تو اے ابن وادعہ نکاح ہماری سنت ہے!

یقیناً تم میں سے شریر ترین کنوارے لوگ ہیں، اے ابنت وادعہ تمہارے فوت شدگان میں سے رذیل ترین کنوارے افراد ہیں!.....

اے ابن وادعہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، نیک و صالح مرد و عورت کے لیے شیطان کا سب سے زیادہ سخت اسلحہ نکاح ترک کرنے کے علاوہ کوئی اور نہیں



یہ تو ایوب اور داؤد اور یوسف اور کرسف والیاں ہیں، اس نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کرسف کیا ہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک اللہ کا بندہ ہے جو پانچ سو برس اور بعض کہتے ہیں تین سو برس سے ساحل سمندر پر رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھ رہا ہے، اس کے پاس سے ایک عورت گزری جو اسے پسند آگئی اور اس نے اسے فتنہ میں ڈال دیا، اور وہ اپنے رب کی عبادت چھوڑ کر اپنے رب سے کفر کرنے لگا، اللہ عزوجل نے اس کی پچھلی نیکیوں کی وجہ سے اس کا تدارک کرتے ہوئے اسے بخش دیا

اس نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میری شادی کر دیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے زینب بنت کھثوم الحمیمیہ کی شادی تیرے ساتھ اللہ کے نام و برکت سے کر دی "

اسے عقیلی نے ضعفاء الکبیر (3/356) اور ابن قانع نے معجم الصحابہ (1274) میں روایت کیا ہے

اس روایت کی علت عطیہ بن بسر میں ہے، عقیلی کہتے ہیں کہ لایتابع علیہ، پھر انہوں نے اس قول کو امام بخاری کی طرف منسوب کیا ہے کہ: عطیہ بن بسر عن عکاف بن وداعتہ کی حدیث نہیں ہے

اور ابن حبان نے الثقات (5/261) میں کہا ہے کہ: عطیہ بن بسر اہل شام میں سے ہے، اور اس کی احادیث شامیوں میں ہیں اس سے مکحول نے شادی کے بارہ میں منکر متن روایت کیا ہے اور اس کی سند منقول ہے "انتہی

دیکھیں: السلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (2511) اور (6053).

2 اور محمد بن راشد کے طریق سے عن مکحول عن ابی ذر سے بھی اسی طرح کی روایت ہے لیکن اس کے الفاظ یہ ہیں:

"شادی کرو لو ورنہ تم مذہبہ بین میں سے ہو"

اسے عبدالرزاق نے المصنف (6/171) (10387) اور مسند احمد (5/163) اور ابن الجوزی نے اللعل المتناہیہ (2/118) میں نقل کیا ہے

اس کی علت یہ ہے کہ مکحول کا شیخ اور استاد محمول ہے جو کہ عطیہ بن بسر الحلالی ہے جو دوسری روایت میں مذکور ہے

لیکن محمد بن راشد کے بارہ میں ائمہ کی کلام صحیح ہے اور اسے ثقہ کہا ہے، دیکھیں: تہذیب التہذیب (9/160).

3 معاویہ بن یحییٰ عن سلمان بن موسیٰ عن مکحول عن غنیف بن الحارث عن عطیہ بن بسر المازنی کے طریق سے ہے

اسے ابن ابی العاصم نے الآحاد والمثنائی (4/195) میں اور ابویعلیٰ نے مسند ابویعلیٰ (12/260) میں اور بیہقی نے تاریخ واسط (201) میں اور ابن حبان نے المجروحین (3/3)

(3/3) میں اور طبرانی نے المعجم الکبیر (18/85-86) میں اور العقیلی نے الضعفاء الکبیر (3/356) میں اور بیہقی نے شعب الایمان (4/381) میں اور ابن اثیر نے اسد

الغابہ (4/43) میں نقل کی ہے

اور ابونعیم کے ہاں معجم الصحابہ (4961) میں اس سے ذرا مختلف ہے، لیکن اس کی علت ایک ہی ہے وہ یہ کہ معاویہ بن یحییٰ الصدقی ہی ہے تہذیب التہذیب (10/220)

میں درج ہے:



ابن معین کہتے ہیں حالک لیس ہشٹی، اور ابو زرہ کہتے ہیں یہ قوی نہیں، اس کی احادیث ایسے ہیں کہ یہ منقول ہیں

اور ابن ابی حاتم سے ضعیف الحدیث اور اس کی حدیث میں انکار کہتے ہیں

اور ابو داؤد سے ضعیف کہتے ہیں، اور نسائی نے بھی اسے ضعیف کہا ہے، اور ابو احمد بن عدی کہتے ہیں: اس کی عام روایات میں نظر ہے

اور ابن حبان نے الجرو صین (335/2) میں کہا ہے: اس میں معاویہ بن یحییٰ بہت زیادہ منکر الحدیث ہے، اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا اور جو کچھ اس نے سنا ہے اس میں وہم بیان کرتا ہے "انتہی

اور دارقطنی نے بھی التعلیقات علی الجرو صین (255) اور زہبی نے تخریج الکشاف (439/2) میں اور اللہیشی نے الجمع الزوائد (253/4) میں بھی ہی علت بیان کی ہے

حاصل یہ ہوا کہ اس حدیث کے سارے طرق وہی اور ساقط ہیں، اور ایک دوسرے کی تقویت نہیں کرتے، کیونکہ اس میں نکارت واضطراب پایا جاتا ہے، اور متن بھی منکر ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے

سوم:

یہ حدیث:

"نکاح میری سنت ہے اور جس نے بھی میری سنت سے بے رغبتی کی تو وہ مجھ میں سے نہیں"

اس کے الفاظ وہی ہیں جو ابن ماجہ نے سنن ابن ماجہ میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیے ہیں کہ:

"نکاح میری سنت ہے، جو میری سنت اور طریقہ پر عمل نہیں کرتا وہ میری مجھ میں سے نہیں، اور تم شادی کرو کیونکہ میں تمہارے ساتھ دوسری امتوں پر کثرت سے فخر کرونگا، اور جو مالدار ہے وہ شادی کرے، اور جس کے پاس مال نہیں تو وہ روزے رکھے، کیونکہ روزہ اس کے لیے ڈھال ہے"

سنن ابن ماجہ ص 1846 نمبر (1846).

اس کی سند میں عیسیٰ بن میمون راوی ضعیف ہے، امام بخاری رحمہ اللہ اسے منکر الحدیث کہتے ہیں، اور ابن معین نے اس کی حدیث کو لیس ہشٹی کہا ہے

دیکھیں: میزان الاعتدال (246-245/4).

اسی لیے یوسف بن میمون نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سابقہ حدیث کی تخریج میں کہا ہے: اس کی سند ضعیف ہے، کیونکہ عیسیٰ بن میمون الدیلمی کے ضعف پر اتفاق ہے، لیکن اس حدیث کا صحیح شاہد موجود ہے "اھ

مزید دیکھیں: السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (2383).

واللہ اعلم